اصول السنۃ للحمیدی

امام ابو بکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدی رحمہ اللہ المتوفی 219ھ

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: الدلیل الرشید ألي متون العقیدۃ والتوحید۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمیں بشر بن موسیٰ نے بتایا، ہمیں الحمیدی[1] نے بتایا کہ فرماتے ہیں:

1- ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ ایک شخص ایمان رکھے تقدیر پر اچھی ہو یا بری، میٹھی ہو یا کڑوی، اور یہ جان لے کہ جو کچھ اسے پہنچا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس سے چونک جاتا، اور جو اسے نہ ملا ہو ہی نہیں سکتا تھا وہ اسے لے پاتا، اور یہ سب کا سب اللہ تعالی کی طرف سے فیصل شدہ مقدر تھا۔

2- اور بے شک ایمان قول وعمل کا نام ہے جو بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے، قول فائدہ نہیں دے سکتا مگر عمل کے ساتھ، اور عمل فائدہ نہیں دے سکتا مگر نیت کے ساتھ، اور قول وعمل ونیت فائدہ نہیں دے سکتے مگر سنت (کی پیروی) کے ساتھ۔

3- تمام اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ترحم کرنا (سب کے لیے رحمت کی دعاء کرتے رہنا)، کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ (الحشر: 10)

(اور جو ان کے بعد آئے وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے)

ہمیں اس کے سوا اور کوئی حکم ہی نہیں دیا گیا کہ ہم ان کے لیے بخشش طلب کرتے رہیں۔ پس جو کوئی انہیں یا ان میں سے کسی کو

---

[1] فتح ذي الجلال والملة في شرح أصول السنة از شیخ عبید الجابری حفظہ اللہ عنقریب شائع ہوگی، ان شاء اللہ۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)

سب وشتم کرتا یا ان کی شان میں تنقیص وتوہین کرتا ہے تو وہ سنت پر نہیں (اہل سنت نہیں)، اور نہ ہی اس کا مال فئ میں کوئی حق ہے۔

یہ بات ہمیں ایک سے زیادہ لوگوں نے مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتائی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالی نے مال فئ کی تقسیم فرماتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ:

﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ (الحشر:8)

((مال فئی) ان فقراء اور مہاجرین کے لیے ہے جنہیں نکال دیا گیا ان کے گھروں سے اور ان کے مالوں سے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرتے ہیں وہ اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی نصرت کرتے ہیں، یہی لوگ سچے ہیں)

پھر اس کے بعد (سورۃ الحشر آیات 8 تا 10 میں) فرمایا کہ:

﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ (الحشر:10)

(اور جو ان کے بعد آئے وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے)

4- اور قرآن اللہ کا کلام ہے۔ میں نے سفیان کو کہتے ہوئے سنا کہ:

اور قرآن اللہ کا کلام ہے، اور جس کسی نے کہا کہ: مخلوق ہے، تو وہ بدعتی ہے، ہم نے (اہل سنت میں سے) کسی کو ایسا کہتے ہوئے نہیں سنا۔

اور میں نے سنا کہ سفیان فرمارہے تھے:

ایمان قول وعمل کا نام ہے جو بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے۔ تو ان سے ان کے بھائی ابراہیم بن عیینہ نے کہا: اے ابو محمد! یہ نہ کہو: (ایمان) کم بھی ہوتا ہے۔ اس پر انہیں (سفیان کو) غصہ آگیا اور کہا: خاموش رہو بچے، بلکہ (اتنا کم ہوتا رہتا ہے کہ) اس میں سے کچھ باقی نہیں رہتا۔

5-اور موت کے بعد (مومنین کے لیے) رویئت باری تعالی (اللہ تعالی کے دیدار) کا اقرار کرنا۔

6-اور جو چیزیں قرآن وحدیث بیان کرتے ہیں جیسے:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ﴾ (المائدۃ:64)

(اور یہود نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، ان کے ہاتھ باندھے گئے)

یا جیسے:

﴿وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِه﴾ (الزمر:67)

(اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے)

اور جو اس جیسے قرآن وحدیث میں (نصوص) آئے ہیں ان میں نہ زیادتی کی جائے، نہ (بے علم) تفسیر (اور باطل تاویل) کی جائے، وہاں رک جائیں جہاں قرآن وسنت رک گئے ہیں، اور ہم کہتے ہیں کہ:

﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طہ:5)

(وہ رحمٰن ہے جو عرش پر مستوی (بلند) ہو گیا)

جو کوئی اس کے سوا کوئی اور زعم رکھتا ہے تو وہ (اللہ تعالی کو صفات کمال سے عاری قرار دینے والا) معطل جہمی ہے۔

7-اسی طرح ہم اس بات کے قائل نہیں جس کے خوارج قائل ہیں کہ جو کوئی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا تو وہ کافر ہو گیا۔

ہم گناہ میں سے کسی بھی چیز کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے۔ بلکہ کفر تو صرف ان پانچ (ارکان اسلام) کو ترک کرنے سے ہوتا ہے کہ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ"[(2)]

[2] أخرجه البخاري 8، ومسلم 16.

(اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے۔ 1-شہادتین کا اقرار، 2- نماز قائم کرنا، 3- زکوۃ ادا کرنا، 4- رمضان کے روزے اور 5- بیت اللہ کا حج)۔

البتہ ان میں سے جو تین (ارکان) ہیں ان کے تارک (چھوڑنے والے) کے بارے میں کوئی مناظرہ نہ ہو گا (کیونکہ ان کی فرضیت توسب پر عیاں ہیں) : (یعنی) جو نہ شہادتین کا اقرار کرے، نہ نماز پڑھے اور نہ روزے رکھے۔ کیونکہ ان میں سے کسی چیز کو اس کے وقت سے مؤخر نہیں کیا جاسکتا اور جو کوئی جان بوجھ کر ان کو وقت پر ادا کرنے میں کوتاہی کرے تو اس کے بعد ان کی قضاء کافی نہیں ہو گی۔ لیکن جو زکوۃ ہے اسے جب بھی ادا کر دے گا تو وہ اس کی طرف سے کفایت کرے گی، اگرچہ وہ اسے روکے رکھنے کی وجہ سے گنہگار ہو گا۔

اور جہاں تک حج کی بات ہے تو جس پر یہ واجب ہو گیا ہو اور وہ راستے کا مقدور رکھتا ہو تو اس پر واجب ہے، البتہ اس پر اسی سال واجب نہیں ہے یہاں تک کہ اس کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو، لہذا وہ جب اسے ادا کر دے گا وہ اس کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ اور اس کی ادائیگی کی تاخیر کرنے کی وجہ سے وہ گنہگار نہ ہو گا جیسا کہ زکوۃ کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے وہ گنہگار ہو گا۔ کیونکہ بلاشبہ زکوۃ مسکین مسلمانوں کا حق ہے جسے اس نے ان پر سے روک رکھا تھا، تو وہ گنہگار رہے گا جب تک وہ انہیں پہنچ نہیں جاتا۔

جبکہ جو حج ہے تو وہ اس کے اور اس کے رب کے مابین ہے، اگر وہ اسے ادا کر دیتا ہے تو وہ ادا ہو جائے گا۔ اور اگر وہ اسی حال میں مر جاتا ہے کہ وہ اس کے اسباب و استطاعت رکھتا تھا مگر حج نہ کیا، تو وہ (حسرت و ندامت میں) کہے گا کہ مجھے دنیا میں لوٹایا جائے تاکہ حج کرلوں۔ بہر حال اس کے اہل (ورثاء) پر واجب ہے کہ وہ اس کی طرف سے حج کریں، اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اس کی طرف سے ادا ہو جائے گا، جیسا کہ اگر اس پر قرض ہو تا تو وہ اس کی موت کے بعد اس کی طرف سے ادا کیا جاتا۔

کتاب تمام ہوئی۔ اور تمام تعریفیں اکیلے اللہ تعالی کے لیے ہے، اور باکثرت درود و سلام ہو سیدنا محمد ﷺ اور آپ کی تمام آل و اصحاب و ازواج و اولاد پر۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔